
لطمة اہل السنۂ
رضاخانی برقی مجلے
" ضرب اہل بدعت " پر ہماری تنقیدات
کی حقانیت اور رضاخانیوں کی مزید
فریب کاریاں
تحریر : محمد عمر

شمارہ "ضرب اہل سنت والوں کی جانب سے اپنی فریب کاریوں،
مکاریوں اور دھوکوں کو چھپانے پر ان کی مزید نقاب کشائی

بنام

لطمة اهل السنة

تحریر

محمد عمر

منجانب : تنظیم تحفظ اسلاف مشن

لطمۃ اہل السنۃ

معزز قارئین _ کچھ دن قبل رضاخانیوں کی طرف سے ایک برقی مجلہ بنام" ضرب اہل سنت" منظر عام پر آیا جو درحقیقت" ضرب اہل بدعت" ہے۔ رضاخانیت چونکہ ایک فتنہ پرور فرقہ ہے لہٰذا اس رسالے میں بھی انہوں نے اپنے وراثتی کام کو آگے بڑھانے کی کوشش کیٔ ۔الحمد للہ ہم نے صرف ایک ہی دن میں اس رسالے کی فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا اور" ضرب اہل بدعت کی فریب کاریاں" نامی تحریر اپلوڈ کردی۔

ہماری تحریر سے جہاں اہل حق کے دل ٹھنڈے ہوئے وہی اہل بدعت کے سینوں میں آگ لگ گئی ۔ بڑی مشکل سے انہوں نے فیس بک کے ناتجربہ کار رضاخانیوں کو جمع کرکے کچھ لکھا تھا لیکن ساری محنت پر پانی پھیر دیا گیا۔ ایسے میں چپ رہنا رضاخانیوں کے لئے گویا موت تھی ۔لہٰذا اپنی ڈوبتی ناؤ بچانے کے لئے رسالے کے مدیر اعلیٰ کو سامنے کیا گیا اور ہماری تحریر کا جواب لکھنے کو کہا گیا۔

جواب تو تھا نہیں _!

لہٰذا موصوف نے چند صفحات ادھر ادھر کی باتوں سے بھر دئے، ہم تو یہی کہے گے کہ:

دل کو بہلانے کا انداز اچھا ہے

جن حضرات نے ہماری تحریر" ضرب اہل بدعت کی فریب کاریاں" پڑھی وہ خوب جانتے ہیں کہ رضاخانیوں نے ہماری باتوں کو چھوا تک نہیں لہٰذا اصولی طور پر جواب الجواب

کی ضرورت بھی نہ تھی لیکن پھر بھی اتمام حجت کے طور پر ہم اس نئ تلبیس کاری کا بھی جائزہ لیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں

نقصان کسے ہوا_؟

نوریز رضاخانی ہماری تحریر کے متعلق لکھتا ہے کہ

"جس کا ہمیں نقصان نہیں" (نوریزی تحریر ص 2)

جناب اگر نقصان نہ ہوتا تو رضاخانیت میں کھلبلی کیوں مچی؟

نوریز رضاخانی ہی نے اوپر ضرب اہل بدعت کے متعلق لکھا کہ

"پہلے شمارے نے ہی اس طبقے میں کھلبلی مچادی اور ایک تقیہ باز نے اس کا جواب دینے کی کوشش کیٔ" (نوریزی تحریر ص 2)

اسی اصول سے نوریز رضاخانی کا میری تحریر کا جواب دینا اس بات کی علامت ہے کہ رضاخانی طبقے میں ہماری تحریر نے کھلبلی مچادی ہے۔

ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

تمام قابل مواخذہ باتوں کا جواب دیا گیا

نوریز رضاخانی نے یہ بھی شکوہ کیا ہے کہ ہم نے ساری باتوں کا جواب نہیں دیا (نوریزی تحریر ص 2)

الحمد للہ ہم نے ضرب اہل بدعت کی "بنیاد" کی ضرب کاری کیٔ ہے اور اسے غلط ثابت کیا ہے لہذا غلام مصطفی نوری کے بقول

"جب بنیاد ہی غلط ہے تو اس پر کھڑی کیٔ گیٔ عمارت بھی منہدم ہو گیٔ"
(اہلسنت کی پہچان ص 132)

رہی بات ہمارے حوالوں کی تو ان میں بھی اسی کا تذکرہ ہے کہ مخالفین نے قابل مواخذہ باتوں کا جواب دینے کے بجائے موضوع سے غیر متعلقہ باتوں پر صفحات سیاہ کردئے جیسے نوریز رضاخانی نے ہماری تحریر کے جواب میں غیر متعلقہ باتیں کیں۔

قارئین، نوریز رضاخانی نے امام اہل سنت رحمہ اللہ کی کتاب اتمام برہان صفحہ 166 کا حوالہ دیا جو ہمیں نہیں ملا، لیکن امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اپنی دوسری کتاب میں فرماتے ہیں کہ:

"کسی بھی اہلِ علم سے یہ بات مخفی نہیں ہوسکتی کہ جب کوئی شخص کسی کتاب یا کسی مضمون کی تردید کرتا ہے تو بزعمِ خویش اس میں قابل مواخذہ سب باتوں کو ضرور ملحوظ رکھتا ہے" (الشہاب المبین ص 12۔ یہ حوالہ میثم رضاخانی نے بھی نقل کیا ہے دیکھئے کلمہ حق شمارہ نمبر 15 ص 6)

امام اہل سنت رحمہ اللہ "قابل مواخذہ" باتوں کے بارے میں لکھ رہے ہیں اور الحمد للہ ہماری تحریر میں قابل مواخذہ باتوں کا جواب موجود ہے۔

کیا بریلوی اہلسنت میں شامل ہے؟

نوریز رضاخانی لکھتا ہے کہ

"دیوبندی خود ہمیں اہلسنت تسلیم کرتے ہیں" (نوریزی تحریر ص 2)

یہ اس رضاخانی کا بدترین جھوٹ ہے، ہمارا دوٹوک موقف کیا ہے اس کے لئے ہم یہاں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ پیش کرتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں

"عقائد وایمانیات فرق ضالہ

سوال نمبر 42170 :

عنوان : سنیت میں دو ٹکڑے

سوال : سنیت میں دو ٹکڑے۔ دیوبندیت اور بریلویت کیسے جائز ہے؟

جواب نمبر 42170 :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتوی 1076 :- 1059/ N=12/ 1433 بریلوی فرقہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے اختلاف صرف فروعی نہیں، اصولی ہے، اس لیے یہ لوگ اہل السنۃ والجماعۃ ہی سے خارج ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء،

دارالعلوم دیوبند"

اپنے گھر سے بے خبر

جناب نے آگے ہمارے چند حوالے دئے ہیں اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ دیوبندی بھی بریلویوں کو اہلسنت میں سمجھتے ہیں (دیکھئے نوریزی تحریر ص 3،2)

تبصرہ نمبر 1_ : رضاخانی نے جتنے حوالے دئے ہیں وہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں کیوں کہ وہاں اہل سنت سے مراد خود کو اہل سنت کہلانے والے ہیں چنانچہ مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ہو یا علامہ خالد محمود صاحب رحمہ اللہ، ان کا بریلویوں کے بارے میں موقف بالکل واضح ہے کہ یہ لوگ اہلسنت سے خارج ہیں (دیکھئے فتاویٰ عثمانی جلد اول اور مطالعہ بریلویت)

تبصرہ نمبر 2_ : اختر رضا بریلوی لکھتا ہے کہ

"ہماری کتاب میں جہاں بھی دیوبندیوں کیلئے اہل سنت، یا مولانا وغیرہ کے الفاظ وغیرہ استعمال ہوئے ہیں، وہ محض عبارت کی مناسبت و ترتیب اور عوام الناس کو سمجھانے کے لئے یا ٹائٹل کے طور پر ہیں۔

"(قہر خداوندی ج 2 ص35)

بالکل اسی طرح ہماری کتب میں اگر کہی بریلویوں کے لئے اہلسنت کا لفظ ہے تو وہ محض عبارت کی مناسبت وترتیب اورعوام الناس کو سمجھانے کے لئے ہیں۔

اگران جیسے الفاظ سے کوئی حقیقت میں اہلسنت ہوجاتا ہے تو آپ بسمہ اللہ کرے اور دیوبندیوں کو اہلسنت میں شمار کرے...

تبصرہ نمبر 3 : اگر موصوف کے نزدیک ایسے ہی اہلسنت میں داخل ہوتے ہیں تو لیجیے ملاحظہ فرمائیں:

مفتی شوکت سیالوی لکھتا ہے کہ

"بدقسمتی سے پاکستان وہندوستان میں اہلسنت وجماعت بریلوی و یوبندی دوگروپوں میں منقسم ہو گئے۔"

(قرآن اورادارہ معارف القرآن ص13)

سید تبسم شاہ بخاری لکھتا ہے کہ

"تحذیر الناس شائع ہونے پر نظریاتی تصادم ابھر کر سامنے آگیااور اہل سنت کے دوحصے معرض وجود میں آگئے۔"

(ختم نبوت اورتحذیر الناس ص84)

پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتا ہے کہ

"پاک وہند میں اہل سنت والجماعت کے دو بڑے گروہ ہیں۔ایک کا تعلق مسلک دیوبند سے ہے اور دوسرے کا تعلق مسلک بریلوی سے... "(مواعظ مظہری ص31)

نوریزی صاحب!

ان عبارات میں بھی دیوبندیوں کو اہلسنت میں شمار کیا گیا ہے،اگلے شمارے میں جلی

حروف میں یہ اعلان لکھ دینا کہ بریلویوں کے نزدیک دیوبندی اہلسنت میں داخل ہیں۔

غیر مقلد کا حوالہ

نوریزی لکھتا ہے کہ

"خود علماء دیوبند نے بڑی وضاحت سے رقم کیا ہے کہ پرانے حوالہ جات کو نئے لکھا جاسکتا ہے اور یہ قابل اعتراض بات نہیں" (نوریزی تحریر ص4)

جناب نے اس کے لئے حاشیہ میں جس کتاب کا حوالہ دیا ہے وہ حنیف ندوی غیر مقلد کی ہے!

ایک غیر مقلد کو موصوف نے دیوبندی عالم اور اس کی کتاب کو دیوبندیوں کی کتاب کے طور پر پیش کیا جس پر ہم ابوعبداللہ بریلوی کی زبانی کہتے ہیں کہ

"اب فیصلہ کیجئے کہ اس کتاب کو اہل سنت کی مستند کتاب قرار دینا کتنا بڑا جھوٹ، دھوکہ اور فراڈ ہے"

(ہدیہ بریلویت پر ایک نظر ص38)

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ

"اس کے علاوہ کتاب میں ایسے شخص اور ایسی کتابیں بھی پیش کی گئی ہے جن سے اہل سنت کا کوئی تعلق نہیں۔لیکن فکر آخرت سے بے خوف ہو کر اس شخص نے انہیں درج کردیا۔

ـــ"(ہدیہ بریلویت پر ایک نظر ص43)

جھوٹ بولنے سے جن کو عار نہیں
ان کی کسی بات کا کوئی اعتبار نہیں

فتنہ پرور بریلوی

ہم نے لکھا تھا کہ

» اس رسالے کا مقصد ہی انتشار پھیلانا ہے اور خصوصاً اہلسنت والجماعت

احناف دیوبند پر کیچڑ اچھالنا ہے جیسا کہ شروع میں اقرار کیا گیا ہے کہ

"اس مجلے کا اصلی ہدف یہی (دیوبندی_ازناقل) حضرات ہیں"

(ضرب اہل بدعت ص1) «

اس کے جواب میں نوریز رضاخانی نے صرف طعنہ بازی کی ہے اور چھوٹے بچوں کی طرح الزام لگاتے ہوئے لکھا کہ

"انتشار پھیلانے کا آغاز دیوبندی حضرات نے ہی کیا"

(نوریزی تحریر ص4)

یہ جناب کا بہتان ہے اصل انتشار بریلویوں نے ہی پھیلایا، چنانچہ احمد رضا خان کے بارے میں بریلویوں نے خود لکھا ہے کہ

"مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس اسی جدوجہد لگے رہے یہاں

تک کہ مستقل دو مکتبہ فکر قائم ہو گئے۔ بریلوی اور دیوبندی"

(سوانح حیات اعلی حضرت ص8)

ثابت ہوا کہ امت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے میں احمد رضا خان اور اس کے متبعین کا ہاتھ ہے نہ کہ دیوبندیوں کا۔

نوریز رضاخانی حرام کام کا مرتکب

نوریز رضاخانی نے دیوبندیوں کے لئے حضرات کا لفظ استعمال کیا

(دیکھئے نوریزی تحریر ص4)

جبکہ امجد علی اعظمی لکھتا ہے
"لفظ حضرت الفاظ تعظیم سے ہے"

(فتاویٰ امجدیہ ج 4 ص 66)

تو معلوم ہوا لفظ" حضرت" الفاظ تعظیم سے، اور نوریز رضاخانی نے اسی کی جمع " حضرات" دیوبندیوں کے لئے استعمال کیا یعنی جناب نے تمام دیوبندیوں کی تعظیم کی.

سبحان اللہ

اب زرا الیاس قادری کی عبارت دیکھئے

" یاد رہے! صرف علمائے اہلسنّت ہی کی تعظیم کی جائے گی. رہے بدمذہب علماء، تو ان کے سائے سے بھی بھاگے کہ ان کی تعظیم حرام"

(کفریہ کلمات کے بارے میں سوال وجواب ص 359)

لہٰذا الیاس قادری کے فتوے سے نوریز رضاخانی حرام کام کا مرتکب ٹھہرا۔

* راہ فرار *

ہم نے کہا تھا کہ

"میثم رضاخانی نے مولانا الیاس گھمن صاحب کے خلاف ایک کتاب لکھی جس کا دندان شکن جواب دوست محمد قندھاری صاحب نے احسن انداز میں دیا۔ جواب دیکھنے کے بعد بریلویوں کی حالت بگڑ گئی اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کردی لیکن بہرحال جواب سے عاجز ہی رہے۔

اب ضرب اہل بدعت کی فہرست میں لکھا تھا کہ اس کا جائزہ لیا جائے گا لیکن جب مضمون دیکھا تو اس میں نام تو" دفاع کا جائزہ" تھا لیکن آگے پورے مضمون میں وہی پرانی باتیں تھی۔"

اس کے جواب میں رضاخانی نے لکھا کہ ابھی مضمون پورا نہیں ہوا تھا

(نوریزی تحریر ص 4)

جناب والا ہم نے کب آپ کو لکھنے سے روکا؟

آپ لوگوں کی تو عادت ہے صفحات سیاہ کرنا، ہم نے جتنی تحریر لکھی گئی تھی اتنے کا جواب لکھ دیا اور آگے بھی لکھے گے اگر آپ کے پاس ہمارے دلائل کا جواب ہے تو اگلے شمارے میں پیش کرے، بات ختم

مماتی کا حوالہ

ہم نے لکھا تھا کہ

" صاحب مضمون نے خضرت حیات مماتی کی کتاب کو ہمارے خلاف پیش کیا (دیکھئے ضرب اہل بدعت ص 19)

لہٰذا اب اگر ہم طاہر القادری، سیفیوں اور تفضیلیوں کو بریلویوں کے خلاف پیش کرے تو ہم اس کا حق رکھتے ہیں۔ یہ حوالہ دے کر صاحب مضمون نے بریلویت کی گردن پر ایک اور کلہاڑی ماردی۔"

اس کے جواب میں نوریز رضاخانی نے لکھا کہ یہ تمہارے اصول سے پیش کیا، پھر حقیقی دستاویز اور دست و گریباں کا حوالہ پیش کیا (نوریزی تحریر ص 5)

پہلی بات تو یہ ہے کہ ارشد چشتی (یا مظفر شاہ) خلیل خان بجنوری کے متعلق لکھتا ہے کہ

"اس کے خلاف علماء اہل سنت کی تحریریں موجود ہیں جن میں انہوں نے خلیل خان کی حقانیت واضح کی ہے، لہٰذا اس فرضی برکاتی کا حوالہ ہمارے لئے حجت نہیں" (کشف القناع ج 1 ص 172)

لہٰذا ہم بھی اسی اصول کی روشنی میں کہتے ہیں کہ خضر حیات کے خلاف ہمارے علماء کی تحریریں موجود ہیں لہٰذا اس کا حوالہ ہمارے لئے حجت نہیں۔

رہی بات حقیقی دستاویز کے حوالے کی تو اہل تشیع جن حوالوں سے جان چھڑاتے ہیں اور غالی کہہ کر ٹال دیتے ہیں وہی نظریات وعبارات ان کی مانی ہوئی مستند کتب میں بھی موجود ہوتی ہے لہٰذا ان کا انکار کرنا جہالت ہے جبکہ ہمارے اور مماتیوں کے نظریات میں بہت فرق ہے۔

حقیقی دستاویز میں آگے ہی لکھا ہے کہ

"اور اگر کسی اور فرقہ کے ساتھ آپکا رشتہ قائم ہے تو پھر خود بخود یہ الزام آپ سے ایسے غائب ہو جائے گا جیسے گدھے کے سر سے سینگ ۔"(حقیقی دستاویز ص20)

بس جب خضر حیات کا تعلق ہمارے فرقے سے ہے ہی نہیں تو حوالہ حجت کیسے ۔؟

دست و گریباں کا طرز الزامی ہے لہٰذا اس کو ہمارے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ اختر رضا نے لکھا ہے کہ

"اس کتاب میں سارے اختلافات وتضادات وہابی دیوبندی اصول و انداز کو سامنے رکھ کر بطور الزامی جواب پیش کئے گئے ہیں ۔لہٰذا اس تحریر کو اہل سنت کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا"

(قہر خداوندی ج 1 ص51)

دست و گریباں بھی چونکہ الزامی جواب ہے

(دیکھئے دست و گریباں جلد اول اور دست و گریباں جلد چہارم کا مقدمہ)

لہٰذا اسے اہل سنت کے خلاف پیش کر کے نوریز رضاخانی نے اپنے ہی اصولوں کا خون کیا۔

مرجوع اقوال پیش کرنا

ہم نے لکھا تھا کہ

" اس کے بعد جناب نے مولانا فضیل احمد ناصری صاحب کا اقتباس پیش کیا(ضرب اہل بدعت ص19،20)

اس بات سے مولانا فضیل صاحب رجوع کر چکے ہیں اور وہ رجوع دوست محمد قندھاری صاحب کی کتاب میں پیش بھی کیا گیا تھا جس کے نام نہاد جواب کا موصوف کو بھوت سوار ہے ۔لیکن پھر بھی وہی اعتراض کیا گیا جس کا جواب پہلے ہی دیا جا چکا ہے ۔افسوس بریلویوں کی عقل پر......

یہاں ہم ابوعبداللہ نقشبندی کی زبانی کہتے ہیں کہ

"صاحب غیرت وحیا شخص کے لئے یہ چیزیں دعوت فکر کا سبب ہیں،

غیرت نا آشنا لوگوں پر کیا اثر۔"(ہدیہ بریلویت پر ایک نظر ص6)"

اس کے جواب میں موصوف نے لکھا کہ اس کا جواب ہم اگلے شماروں میں دیتے لیکن آپ نے پہلے ہی تنقید کی(مفہوم نوریزی تحریر ص5،6)

رضاخانیوں کو جو لکھنا ہے لکھے لیکن میرے مطالبے کا جواب کہاں ہے ۔؟

رضاخانیوں نے وہ قول پیش کیا جس نے صاحب قول نے رجوع کرلیا ہے اور ایسے حوالے بریلویوں کے یہاں مردود ہوتے ہیں(دیکھئے ہدیہ بریلویت پر ایک ص35)

معاصرانہ جرح کے متعلق ہم نے کہا تھا کہ دوست محمد قندھاری کی کتاب" مولانا الیاس گھمن صاحب پر الزامات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ" دیکھے لیکن موصوف نے پھر وہی ڈرامہ شروع کیا اور دوست محمد قندھاری صاحب کے ایک بھی حوالے کا جواب نہیں دیا۔

"جان چھڑانے کی ناکام کوشش*

ہم نے یہ بھی پیش کیا تھا کہ

"مفتی انس رضا لکھتا ہے کہ

"یہ قانون آپ نے کس جاہل سے لیا ہے کہ اسماء الرجال والے قوانین ابواب تکفیر میں بھی چلیں گے؟" (حسام الحرمین اور مخالفین ص 374)

یہی ہم آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو کس جاہل نے یہ کہا کہ اسماء الرجال کے قوانین عام حالات میں بھی چلیں گے۔؟"

اس کے جواب میں موصوف لکھتے ہیں کہ ہمارے حوالے میں تکفیر موجود نہیں لہذا یہ ہمارے خلاف نہیں (مفہوم نوریزی تحریر ص 6)

جناب حوالے کے نیچے ہم نے کچھ لکھا تھا شاید رضا خانی نظر اس پر پڑی نہیں ہے جان بوجھ کر پڑھی نہیں۔

جب اسماء الرجال کے قوانین آپ کے یہاں ابواب تکفیر میں نہیں چلتے تو ایک عام رسالے میں کس اصول سے چلے گے۔؟

اس بات کو نوریز گول کر گیا۔

* جاتے جاتے فضول باتیں *

جناب نے جاتے جاتے تمام باتوں کا اکٹھا کر کے ادھر ادھر کی باتیں کیٔ ہے جن پر مختصر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے

جناب کے رسالے میں لکھا تھا کہ چونکہ مولانا ابو ایوب قادری صاحب نے تیمور کی کتاب کا جواب نہیں دیا لہذا یہ ان شکست ہے (دیکھئے ضرب اہل بدعت ص 33)

جس پر ہم نے عرض کیا تھا کہ

"تو عرض ہے کہ آپ اس کی دلیل دے کہ یہ کتاب مولانا ابو ایوب قادری صاحب نے لکھوائی کیوں کہ عبد الجبار صاحب کے حوالے میں اسی کا ذکر ہے۔"

نوریز رضا خانی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا کہ کیسے اس کو معلوم ہوا کہ یہ کتاب

لکھوائی گئی رہی بات مماتی کی کتاب کی تو وہ لکھوائی گئی جیسا کہ عبدالجبار صاحب نے اسی کتاب میں تذکرہ کیا ہے۔

اس کے بعد ہم نے لکھا تھا کہ

"اسی رسالے میں کوئی سیفِ رضا لکھتا ہے کہ

"پہلی بات اور اصولی بات تو یہ ہے کہ جلالی صاحب واوکاڑوی صاحب جیسے نامور علماء کو نجیب جیسے گمنام بندے کی جانب سے چیلنج دینا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ سستی شہرت کا بھوکا مولوی اپنی ماند پڑتی دکانداری چمکانے کی کوشش میں لگا ہوا ہے..."

(ضرب اہل بدعت ص42)

اس اقتباس کی رو سے ہم بھی کہتے ہیں کہ تیمور ومیثم جیسے داڑھی منڈوں کی جانب سے یہ مطالبہ کرنا کہ بڑے علماء ہمارا جواب دے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ لوگ سستی شہرت کے بھوکے ہیں اور اپنی ماند پڑتی دکانداری چمکانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔"

اس کا جواب کہاں ہے؟

غیر متعلقہ باتیں

اس کے بعد نور یز رضاخانی نے غیر متعلقہ باتیں شروع کی اور کہا کہ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اگر احمد رضا خان علماء دیوبند کی تکفیر نہ کرتا تو وہ خود کافر ہوتے اور پھر ملفوظات حکیم الامت سے ایک ہی حوالہ دو بار دیا تا کہ کسی طرح صفحات بڑھے

(دیکھئے نوریزی تحریر ص8،7)

جہاں تک بات ہے مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ کے حوالے کی تو اس میں لفظ "اگر" موجود ہے، جو قضیہ شرطیہ ہے، مفتی احمد یار خان لکھتا ہے کہ

"یعنی یہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں دونوں مقدموں کا ہونا تو کیا امکان بھی
ضروری نہیں" (جاء الحق ص 422)

جب اس بات کا امکان تک ضروری نہیں تو اسے پیش کرنا چہ معنی دارد؟ اور جہاں تک بات ہے القابات کی تو حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے ان القابات کے بے جا استعمال پر رد کیا ہے ورنہ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ ان کے خلیفہ خاص تھے اور ان کی زندگی میں مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمہ اللہ نے احمد رضا خان کو للکارا تھا اور ابن شیر خدا کے نام سے مشہور ہوئے۔

سرے عام دھوکہ

ہم نے لکھا تھا کہ

"آگے التمش رضوی کا مضمون" علمائے دیوبند اپنے آئینے میں" موجود
ہے جس پر ہم اسی رسالے میں موجود یہ حوالہ پیش کرتے ہیں
""جن کے خود کے "اکابرین" تضادات میں غرق ہیں وہ دوسروں
کے "اکابرین" پر کس منہ سے زبان دراز کرتے ہیں""

(ضرب اہل بدعت ص 34)

ہم بھی کہتے ہیں کہ چونکہ رضاخانیوں کے اکابرین تضادات میں غرق ہے جس کی تفصیل دست و گریباں کی چار جلدوں میں دیکھی جا سکتی ہے، تو بریلوی کس منہ سے ہمارے اکابرین پر طعن کرتے ہیں؟

ما کان جوابکم فھو جوابنا................"

اس کے جواب میں نوریز رضاخانی کہتا ہے کہ

"جس اصول کی طرف اشارہ کیا ہے یہ دیوبندیوں کا ہے، ہمارے
مضمون نگار کا نہیں" (نوریزی تحریر ص 8)

قارئین آپ اوپر دیکھے، ہم نے رضاخانیوں کے رسالے کا حوالہ دیا ہے
پھر بھی کہنا کہ یہ ہمارا نہیں ضد، ہٹ دھرمی اور دھوکہ دہی کے سوا کچھ
نہیں۔

آئندہ شمارہ میں گفتگو

موصوف نے لکھا ہے کہ بشریت کے موضوع پر آئندہ شمارے میں
بحث ہوگی (نوریزی تحریر ص9)

جب اگلے شمارے میں لکھنا ہی تھا تو یہ تحریر کیوں لکھی ؟ ایسے تو صاف ظاہر ہو رہا ہے
کہ رضاخانی جواب سے عاجز ہے۔

کیا دیوبندی عبارات پر مناظرہ کرنے سے ڈرتے ہیں؟

نوریز رضاخانی نے لکھا ہے کہ دیوبندی عبارات پر گفتگو کرنے سے
ڈرتے ہیں، نیز ہمارے حوالے کے متعلق لکھا کہ اس نے دبے الفاظ
میں ہماری بات قبول کی، اور اسی طرح ایک جگہ لکھا کہ دیوبندیوں
سے تحریر کا مطالبہ تھا جو نہیں دی۔ (نوریزی تحریر ص7،9)

اس کا جواب ہم نے پہلے ہی دیا تھا لیکن بریلویوں کو دھوکہ دے کر بات گول کرنے کی عادت ہے۔

ہم نے لکھا تھا کہ

"جس طرح آج تم علماء دیوبند سے اس موضوع پر بھاگتے ہو اسی طرح
احمد رضا بھی گھر میں بیٹھ کر کفر کے فتوے دیتا رہا لیکن سامنے آنے کی

ہمت نہ کی ۔

"فتوحات چاند پوری بجواب فتوحات رضویہ" میں تفصیل دیکھے جو علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کی کتاب نواب احمد رضا حیات خدمات اور کارنامے میں موجود ہے ۔"

لیکن نہ کوئی جواب دیا نہ اس کی طرف اشارہ کیا!

موصوف کا یہ بھی جھوٹ ہے کہ ہم نے دبے الفاظ میں رضاخانیوں کی بات مان لی کیوں کہ ہم نے تو یہ لکھا تھا کہ

"نیز موصوف نے شروع میں حوالہ دیا کہ دیوبندی حضرات کے ذہن میں ہوتا ہے کہ عبارات پر مناظرہ کرنا مشکل ہے

(ملخصاً ضرب اہل بدعت ص 43)

اس سے یہ کیسے ثابت ہوگیا کہ ہم عبارات پر مناظرہ کر ہی نہیں سکتے ؟

اس سے صرف یہ پتہ چلتا ہے کہ بعض دیوبندی سمجھتے ہیں کہ اس موضوع پر مناظرہ کرنا مشکل ہے لیکن یہ سمجھنے تک ہی ہے حقیقت میں اس موضوع پر بریلویوں کو ہمت نہیں ہوتی جیسا کہ علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کے جواب میں کسی بریلوی عالم کو کچھ کہنے کی ہمت تک نہیں ہوتی ۔

"مشکل ہے" سے مراد "راہِ فرار" لینا بریلویوں کا ہی خاصہ ہے وہ بھی خیال کو ! "

بتائیں کس جگہ رضاخانیوں کی بات مانی گئی ؟

موصوف خود لکھتے ہیں کہ

"ہمارے مصنفین نے تحریر کا مطالبہ کیا" (نوریزی تحریر ص 7)

جناب اس کا جواب تو پہلے ہی لکھ دیا تھا، چنانچہ ہم نے لکھا تھا کہ

" رہی بات تحریر لکھنے کی تو نور سنت شمارہ نمبر 15 کے آخری صفحے پر اور اب علامہ ساجد خان نقشبندی صاحب کی کتاب "نواب احمد رضا حیات

خدمات اور کارنامے" میں بھی اس کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہمیں رضاخانیوں
کا ہر چیلنج منظور ہے۔

لہٰذا بہانے چھوڑ و اور اپنے چوڑیاں پہنے مناظرین کو باہر نکالو۔"

لیٹر پیڈ پر چیلنج بریلویوں کو لکھ کر دینا ہے ہمارا دعویٰ تمام چیلنج قبول کرنے کا ہے، لیکن
عقل اور بریلوی دو متضاد چیزیں ہیں۔

* باقی باتوں کا جواب کون دے گا؟ *

ہم نے اور بھی کچھ لکھا تھا لیکن نوریز رضاخانی سے اس کا جواب نہ بن سکا مثلاً وقار علی کے مضمون کا جواب، علماء دیوبند کی تعریف پر حوالے، ملفوظات حکیم الامت کی عبارت کی وضاحت، حامد حسین بریلوی سے ثبوت کہ دیوبندیوں کے نزدیک فاضل بریلوی کے گمراہ کن عقائد تھے وغیرہ وغیرہ۔

اگر تحریر لکھنی ہی تھی تو سب باتوں کا جواب لکھتے لیکن موصوف نے جلدی جلدی حوالے کاپی کر کے ترتیب دے دئی اور اپنے بریلوی پجاریوں کو خوش کیا۔

بہرحال، اگر اب ہماری اس اور اس سے قبل کی تحریر کا مکمل جواب نہ دیا تو یہ رضاخانیوں کی واضح شکست ہوگی۔

اللہ کے فضل و کرم سے یہ جواب بھی صرف ایک دن میں دیگر مصروفیات کے ساتھ مکمل کیا۔

****